السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

ایک شخص نے سود کے ساتھ بہت سا روپیہ جمع کیا ہے بعدازاں سود سے توبہ کی کہ آگے سود نہ لوں گا سابقہ روپیہ سودی جمع شدہ کھانا جائز ہے یا نہیں ؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

''سود کی بابت قرآن مجید میں ارشاد ہے : فَمَن جَآءَهُۥ مَوۡعِظَةٌ مِّن رَّبِّهِۦ فَٱنتَهَىٰ فَلَهُۥ مَا سَلَفَ سورة البقرة ٢٧٥ ''سود کے بارے میں خدا کی طرف سے جس کو نصیحت آپہنچے پھر وہ باز آئے تو جو گزرا وہ اس کا ہوا

اور جو رقم ابھی مقروض کے ذمہ ہے اس کی بابت ارشاد ہے : وَإِن تُبۡتُمۡ فَلَكُمۡ رُءُوسُ أَمۡوَٰلِكُمۡ

''اگر تم توبہ کرو تو تم اصل مال کے مالک ہو گے سود تم کو نہیں ملے گا''

تشریح

از مولانا عبدالسلام صاحب شیخ الحدیث ریاض العلوم دھلی

س : ۔ زید دس سال سے سودی لین دین کر رہا ہے آج خدا سے ڈر کر توبہ کرتا ہے اور اپنے کل مال زکوۃ نکالتا ہے لوگوں کے ذمے باقی ماندہ سود کو چھوڑ دیتا ہے لیکن جو مال اس نے سود لے جمع کیا ہے اس میں اصل بھی ہے آیا یہ مال پاک ہے یا ناپاک ؟

ج : ۔ سود کا لینا دینا ہر صورت میں حرام ہے توبہ کرنے سے معاف ہو جائے گا قبل از توبہ حلال و مخلوط از سود مال توبہ کے بعد پاک ہو جائے گا توبہ کرنے سے شرک و کفر تک معاف ہو جاتے ہیں انہیں گناہ کبائر میں سے سود بھی ہے وہ بھی معاف ہو جائے گا نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا!

التَّائِبُ مِنَ الذَّنبِ کَمَن لاَ ذَنبَ لَہ

(گناہوں سے توبہ کرنے والا ایسا ہے گویا اس نے گناہ کیا ہی نہیں)

مسئلہ مذکور میں قرآن اپنے ان الفاظ میں ناطق ہے ، آیت (رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

الَّذِينَ يَأْكُلُونَ الرِّبَا لَا يَقُومُونَ إِلَّا كَمَا يَقُومُ الَّذِي يَتَخَبَّطُهُ الشَّيْطَانُ مِنَ الْمَسِّ ذَٰلِكَ بِأَنَّهُمْ قَالُوا إِنَّمَا الْبَيْعُ مِثْلُ الرِّبَا وَأَحَلَّ اللَّهُ الْبَيْعَ وَحَرَّمَ الرِّبَا فَمَن جَاءَهُ مَوْعِظَةٌ مِّن رَّبِّهِ فَانتَهَىٰ فَلَهُ مَا سَلَفَ وَأَمْرُهُ إِلَى اللَّهِ وَمَنْ عَادَ فَأُولَٰئِكَ أَصْحَابُ النَّارِ هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ (البقرہ) ٢٧٥

ترجمہ : ۔ جو لوگ سود کھاتے ہیں ، نہیں اٹھتے ہیں ، مگر جیسے وہ شخص جس کو شیطان نے اچک بہا ہو ، (یعنی مجنون) یہ اس وجہ سے کہ انہوں نے خرید فروخت اور سود کو ایک کہا حالانکہ اللہ تعالیٰ نے خرید فروخت کو حلال کیا ، اور سود کو حرام ، تو جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے نصیحت آجانے کے بعد باز رہے ، تو وہ حلال اسی کا ہے جو اس نے پہلے لیا اس کا امر خدا کے سپرد ہے لیکن جو باز نہ آئے ، وہی اہل نار میں سے ہے جو اس میں ہمیشہ رہیں گے ، اللہ تعالیٰ کے قول فلہ ماسلف سے معلوم ہوتا ہے کہ جو مال توبہ سے پہلے اور حرمت سے پہلے لے چکا ہے اس کا رکھنا اس کے لئے جائز ہے اس کے واپس کرنے کا صراحة حکم نہیں ہے چنانچہ حافظ ابن کثیر اپنی تفسیر میں اس آیت کریمہ کی تفسیر میں فرماتے ہیں ،

فمن جاءہ موعظة من ربہ فانتہیٰ فلہ ماسلف وامرہ الی اللہ الآیۃ ای من بلغہ نہی اللہ عن الربوا فانتہیٰ حال وصول المشرع الیہ فلہ ما سلف من المعاملة لقولہ عفا اللہ عما سلف وکما قال النبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم یوم فتح مکة وکل ربانی الجاہلیة موضوع تحت قدمی ہاتین راول ربا العباس ولم یا مرہم برد الزیادات الماخوذة فی الجاہلیة بل عما سلف کما قال اللہ فلہ ماسلف وامرہ الی اللہ الخ.

اور تفسیر مواہب الرحمن میں آیت کریمہ کا ترجمہ اس طرح لکھا ہے یعنی جس شخص کے پاس آگئی نصیحت اس کے رب عزوجل کی طرف سے پس وہ باز رہا یعنی بیاج کھانے سے تو جو گذر چکا ہے وہ اس کے لئے ہے ۔

فائدہ) یعنی وہ بیاج اس سے واپس نہیں لیا جائے گا جو حکم آلہی کے پہنچنے سے پہلے وہ جمع کر چکا ہے الخ اور اگر توبہ کے وقت اصل رقم اور سود کے مال سے لوگوں کے ذمے باقی ہے تو توبہ کے بعد اپنی اصل رقم کو لے لے اور)

سود کو چھوڑ دے قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے فرماتا ہے :۔

(. يَـٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُوا۟ ٱتَّقُوا۟ ٱللَّهَ وَذَرُوا۟ مَا بَقِىَ مِنَ ٱلرِّبَوٰٓا۟ إِن كُنتُم مُّؤْمِنِينَ ٢٧٨ فَإِن لَّمْ تَفْعَلُوا۟ فَأْذَنُوا۟ بِحَرْبٍ مِّنَ ٱللَّهِ وَرَسُولِهِۦ ۖ وَإِن تُبْتُمْ فَلَكُمْ رُءُوسُ أَمْوَٰلِكُمْ لَا تَظْلِمُونَ وَلَا تُظْلَمُونَ) البقرة

اے ایمان والو! ڈرو اللہ سے ، اور چھوڑ دو جو وہ گیا ہے سود سے اگر تم کو یقین ہے پھر اگر نہ کرو گے تو خبر دار ہو جاؤ لڑنے کو اللہ اور اس کے رسول سے ، اگر توبہ کرو گے تو تم کو پہنچتے ہیں اصل مال ، نہ تم کسی پر ظلم کرو اور کوئی تم پر ظلم کرے ''

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ ثنائیہ امرتسری

جلد 2 ص 443

محدث فتویٰ